سوال

مدت رضاعت سے پہلے دودھ چھڑانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مدت رضاعت سے پہلے ہی اگر عورت حاملہ ہو جائے تو کیا وہ اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہے گی یا چھوڑ دے گی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نارمل مدت رضاعت تو دو سال ہی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے۔

وَالوٰلِدٰتُ يُرضِعنَ أَولـٰدَهُنَّ حَولَينِ كامِلَينِ ۖ لِمَن أَرادَ أَن يُتِمَّ الرَّضاعَةَ... **۲۳۳**... سورة البقرة

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (حکم) اس شخص کے لئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رضاعت کی مدت دو سال مقرر کی گئی ہے۔ البتہ دو سال مکمل کرنا نہ ضروری ہے اور نہ ہی دو سال سے زائد دودھ پلانے میں کوئی ممانعت ہے بچے کی مصلحت کو دیکھتے ہوئے مدت میں کمی اور بیشی بھی کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ آیت میں مدت کی تحدید استحبابی ہے واجبی نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

فَإِن أَرادا فِصالًا عَن تَراضٍ مِنهُما وَتَشاوُرٍ فَلا جُناحَ عَلَيهِما **۲۳۳**... سورة البقرة

اگر وہ دونوں (میاں بیوی) آپس کی رضامندی اور صلاح سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں ہے۔

باقی رہی حمل کی بات تو حمل ٹھہرنے سے دودھ چھڑانا ضروری نہیں ہے۔ اگر حمل کی وجہ سے عورت کمزوری محسوس کر رہی ہے یا بچے کی صحت کو خطرہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہے (جیسا کہ بعض عورتوں کے ساتھ ایسا ہوتا ہے) تو اسے دودھ چھڑا دیا جائے اور اگر ایسا نہیں ہے تو حمل کی موجودگی میں بھی دودھ پلانے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی